روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 14/اپریل 2012ء 21 جمادی الاول 1433 ہجری 14 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 87

نامۂ اعمال

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

قیامت کے دن ایک آدمی کے پاس اس کا کھلا ہوا اعمال نامہ لایا جائے گا وہ اس کو پڑھے گا، پھر کہے گا اے میرے رب میں نے دنیا میں فلاں فلاں نیک کام کئے تھے وہ تو اس میں نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ نیکیاں تمہارے نامہ اعمال سے مٹادی گئی ہیں۔

(کنزالعمال جلد3صفحہ 236حدیث نمبر 8044کتاب الاخلاق من قسم الاقوال)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ۔ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307)

داخلہ کلاس پریپ تا سوئم

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول میں کلاس پریپ تا کلاس سوئم شام کی کلاسز کیلئے داخلہ کا شیڈیول حسب ذیل ہے۔

مورخہ 15 تا 19 اپریل 2012ء داخلہ فارم صبح 8 تا دوپہر 1 بجے تک دستیاب ہوں گے۔ داخلہ فارم کے ہمراہ ب فارم یا برتھ سرٹیفکیٹ اور پچھلے سال کے رزلٹ کی کاپی **مورخہ 19 اپریل کو دوپہر 1 بجے تک** وصول کئے جائیں گے۔ ٹیسٹ برائے پریپ کلاس **مورخہ 21 اپریل کو صبح 8 بجے** اور ٹیسٹ برائے کلاس اول تا سوئم **مورخہ 21 اپریل** کو بوقت دوپہر 2 بجے ہوگا

کلاس پریپ کیلئے ٹیسٹ پیٹرن مقررہ تاریخ میں سکول سے لیا جاسکتا ہے نیز کلاس اول، دوئم اور سوئم کیلئے ٹیسٹ کا سلیبس پاس کی گئی کلاس کے مضامین انگلش، اردو، ریاضی اور سائنس پر مشتمل ہوگا۔

نوٹ: نامکمل کوائف (کاغذات) اور مقررہ تاریخ وقت کے بعد کوئی فارم وصول نہ کیا جائے گا۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت انسپکٹران

نظارت مال آمد میں انسپکٹران مال آمد کی چند آسامیاں خالی ہیں جو احباب فیلڈ میں رہ کر خدمت دین کے جذبہ سے کام کرنا چاہتے ہوں وہ براہ کرم اپنی درخواستیں صدر جماعت کی سفارش سے ناظر مال آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام بھجوائیں۔ امیدواران کی تعلیم ایف اے ہو اور عمر 23 تا 25 سال کے درمیان ہو۔

(ناظر مال آمد ربوہ)

مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب

جماعت احمدیہ کیری (KIRI) کونگوکنشاسا کا چھٹا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کونگو کنشاسا کو اپنے ایک ریجن کیری میں اس علاقے کا چھٹا ایک روزہ جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس علاقے میں ذرائع ابلاغ نہ ہونے کی وجہ سے پیغام رسانی میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ کنشاسا سے صرف وائرلیس سسٹم کے ذریعہ پیغام رسانی کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کی ریسیپشن اکثر اوقات بہت خراب ہوتی ہے۔ تاہم جلسہ کا اعلان دو ماہ قبل جماعتوں میں بھجوا دیا گیا۔ اور جلسہ کی تاریخ 3 جولائی 2011ء مقرر ہوئی۔

مہمانوں کی آمد

جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے دور دراز علاقوں کے مہمانوں کی آمد جلسہ سے دو روز قبل شروع ہوگئی تھی جبکہ کنشاسا وفد ایک روز قبل کیری پہنچا۔

دورونزدیک سے آئے ہوئے کم وبیش دوصد افراد کیری KIRI ائرپورٹ پر وفد کے استقبال کیلئے موجود تھے احباب جماعت نے گرمجوشی سے نعرہ ہائے تکبیر کے ذریعہ وفد کو خوش آمدید کہا اور تمام احباب مشن ہاؤس پہنچے۔

جلسہ گاہ

کیری میں گذشتہ سالوں میں جلسہ جات کیلئے جگہ کرائے پر لی جاتی تھی تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال پہلی دفعہ جلسہ کا انعقاد مشن میں اور اپنے احاطے میں کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

جلسہ کا پہلا سیشن

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز گیارہ بجے دن تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام مع فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ خاکسار نے افتتاحی تقریر کی اور افتتاحی دعا کروائی۔

افتتاحی دعا کے بعد مکرم نور TENGABA صاحب نے **''نماز کی اہمیت''** کے موضوع پر تقریر کی، بعد ازاں مکرم ظفر LONKILE صاحب نے **حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات در شان خاتم الانبیاء ﷺ** پیش کیے۔ اس طرح پہلے اجلاس کا اختتام ہوا۔

دوسرا واختتامی سیشن

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد احباب نے سلیقہ سے اپنی جگہ سنبھالی۔ اور جلسہ کے آخری اجلاس کی کارروائی بروقت شروع ہوئی۔ غیر از جماعت مہمانوں کے لیے کرسیوں کا انتظام کردیا گیا تھا۔

سیشن کے شروع ہونے سے قبل مہمانوں کی ایک بڑی تعداد تشریف لا چکی تھی۔ آخری اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن حکیم سے ہوئی۔ اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب مربی سلسلہ باندوندو نے **''خلافت کی برکات''** کے عنوان پر کی۔

بہت لوگوں کی اطرف سے بار بار سوال ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی کیا شرائط ہیں یا جماعت میں داخلے کے لیے کیا کرنا پڑتا ہے اس لیے جلسہ کے پروگرام میں شرائط بیعت بھی شامل کی گئی تھیں۔ مکرم ہود بولیکو BOLIKO صاحب نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔

غیر از جماعت مہمانان کرام

اس سال مہمانوں میں مقامی اتھارٹیز کے علاوہ، پادری حضرات، اور دیگر احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔ اس طرح 60 سے زائد مہمان شامل جلسہ ہوئے۔

مہمانوں کے تاثرات

معزز مہمانوں میں سے ریجنل ایڈمنسٹریٹر کے نمائندہ اور نائب ایڈمنسٹریٹر کے علاوہ قصبہ کے چیف کو اپنے تاثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ انہوں نے جماعتی انسانی خدمات کو سراہا اور خوبصورت طریق پر احمدیت کی اعلیٰ تعلیم پیش کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے اختتامی تقریر کی شام سوا پانچ بجے آخری اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں تمام مہمانوں اور شاملین جلسہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

امسال اللہ کے فضل سے دور ونزدیک سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 485 شمار کی گئی اس میں ساٹھ کے قریب غیر مسلم مہمان بھی شامل ہیں۔

احمدی احباب کا پیدل سفر

جلسہ میں شامل ہونے کیلئے احمدی احباب نے پیدل اور سائیکلوں پر سفر کیا اور برکات سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ بعض احباب دوسو کلومیٹر سے زائد کا سفر پیدل کر کے شامل جلسہ ہوئے۔ یہ لمبے سفر کرنے والوں میں ہر عمر کے احباب وخواتین اور بچے شامل تھے۔

کیری کے علاقے میں پہلا

براہ راست ریڈیو انٹرویو

اس ایک ہفتہ دورے کے دوران میں کیری کے علاقے میں قائم واحد ریڈیو RTK نے خاکسار کے دو انٹرویو لائیو نشر کیے۔ پہلا انٹرویو ایک گھنٹہ دس منٹ کے دورانیے پر مشتمل تھا لوگوں کی دلچسپی اور سوالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دو دن بعد دوسرا براہ راست انٹرویو لیا گیا جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ تھا۔ دونوں انٹرویوز کا مقامی زبان میں رواں ترجمہ بھی کیا گیا۔ اس پورے علاقے میں دین حق کے کسی بھی نمائندے کا یہ پہلا انٹرویو تھا۔ علاقے میں اس کوشش سے خدا کے فضل سے احمدی احباب کے حوصلے بہت بلند ہوئے اور مخالفین کو اعتراضات کے جواب بھی ملے۔

آخر پر دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو ان جلسوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ جماعت کونگو کنشاسا کو ترقیات سے نوازے۔ آمین

تعارف

حرفِ عاجزانہ

مصنف: رانا مبارک احمد صاحب
ناشر: ریڈیکس آرٹ ورک لاہور
پریس: لاہور آرٹ پریس
صفحات: 238

زیر تبصرہ کتاب کے مصنف سلسلہ کے دیرینہ خادم اور جماعت احمدیہ لاہور کے مخلص بزرگ ہیں۔ زیر نظر کتاب ان کی دوسری کتاب ہے، پہلی کتاب یادیں اور قربتیں کے نام سے کچھ سال پہلے منظر عام پہ آچکی ہے۔ خدا کے فضل سے آپ خدمات سلسلہ کے ساتھ ساتھ لکھنے اور پڑھنے کا شوق بھی رکھتے ہیں۔ آپ کے متعدد مضامین روزنامہ الفضل اور دیگر اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان مضامین کو جمع کر کے یہ کتاب چھاپی گئی ہے۔ اس میں تربیت، یادرفتگان، قبولیت دعا، سفرنامے اور متفرق موضوعات ہیں۔

کل 61 مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ یہ تصنیف ایک حد تک ذاتی سوانح عمری کا رنگ رکھتی ہے لیکن دراصل جماعت کے افراد خاص طور پر نوجوانوں کے مطالعہ کے لئے ضروری اور کارآمد ہے۔ اس کے مضامین کا مطالعہ فائدہ مند اور اس میں موجود علمی نکات کو اپنی زندگی میں عملی لحاظ سے ڈھالنا از بس ضروری ہے۔ مصنف نے اپنے مضامین میں نصیحت کے مشکل پہلوؤں کو آسانی اور روانی سے بیان کیا ہے۔ زبان سادہ اور سلیس اور انداز تحریر میں حکمت کے پہلوؤں کو اختیار کیا گیا ہے۔ تربیتی مضامین میں قرآن کریم کی تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں، حضرت مسیح موعود کے سنہری ارشادات، تربیت کے چند روشن پہلو، بچہ کی تربیت کے 26 اصول، تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں، اچھی مائیں اور تربیت کے دس گر اور ماں باپ کی خدمت اور اولاد کی ذمہ داریاں شامل ہیں۔ یادرفتگان میں شامل کی گئیں اہم شخصیات میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب، محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب شہید، مکرم عبدالمنان صاحب سول انجینئر لاہور، عزیزم عطاء النور رانا صاحب، مکرم کرنل شریف احمد صاحب اور مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب شامل ہیں۔ قبولیت دعا میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قبولیت دعا کے واقعات، خلافت کی برکات اور اس کی حسین یادیں اور معجزہ تھا تیری دعاؤں کی قبولیت کا جیسے اہم مضامین شامل اشاعت ہیں۔ سفرناموں میں لندن میں وقف عارضی، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے مسکن بھیرہ کا یادگار سفر اور جلسہ سالانہ یوکے 2010ء اور خلافت کی برکات جیسے مضامین موجود ہیں۔ اسی طرح متفرق مضامین کی ایک لمبی لسٹ ہے جس میں حالات حاضرہ، تجارت، طب، زراعت، تاریخ، سائنس اور متعدد معلوماتی دلچسپ مضامین شامل ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مصنف پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہیں لیکن ان کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر فن میں ماہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر وصحت میں برکت عطا فرمائے۔

اپنے ایک مضمون ایمبولینس اور ریسکیو ٹیم میں مصنف رقمطراز ہیں۔ ایمبولینس کا معیار انتہائی نگہداشت یونٹ کا سا ہوتا ہے اور تربیت یافتہ ڈاکٹرز، نرسیں اور میڈیکل سٹاف اسی ایمبولینس میں ہوتا ہے۔ ہر مریض کو بروقت طبی امداد راستہ میں ہی مل جاتی ہے جس سے مریض پیچیدگیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اب تو ترقی یافتہ ممالک میں ہوائی جہازوں اور ہیلی کاپٹرز کو ایمرجنسی کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ریسکیو 1122 لاہور کے کنٹرول روم میں ایمرجنسی کی تمام کالز موصول ہوتی ہیں۔ 1122 فون نمبر پر کال کر کے مدد طلب کرنے والے سے یہ نہیں پوچھا جاتا کہ وہ کس مذہب، ذات یا برادری سے متعلق ہے وہ امیر ہے یا غریب ہے اور اس کی سیاسی وابستگی کیا ہے بلکہ یہ سروس ہر خاص وعام کے لئے یکساں دستیاب ہوتی ہے۔

اس طرح کے دینی اور دیگر دلچسپ موضوعات پر مشتمل مضامین کا مطالعہ کرنا ہو تو یہ کتاب مفید ہے۔ (ایف۔شمس)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

ط-چیمہ

مکرم چوہدری محمود احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا

ایک باوفا، صاحب علم، دعا گو، خادم سلسلہ اور عظیم بزرگ

قسط اوّل

میرے والد محترم محمود احمد چیمہ صاحب 14 جولائی 2009ء کو 81 سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ یقیناً موت و حیات قدرت الٰہیہ کے نظام کا حصہ ہے اور ہر ذی روح کے لئے اٹل ہے۔ مگر نیک روحوں کا ذکر خیر زندہ رکھنا الٰہی جماعتوں کا دستور ہے۔ خصوصاً ان واقفین زندگی کے حالات کو تاریخ میں محفوظ کرنا ضروری ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو اعلیٰ مقاصد کی خاطر قربان کردیا اور اپنے والدین، بیوی بچوں کی عزیز صحبتوں کو چھوڑ کر دیار غیر میں اپنی جوانی کے ایام کو بسر کیا اور سلسلہ کی ترقی کو اپنی سب سے اوّلین ترجیح سمجھا۔

میرے والد صاحب کا تعلق بھی ان ابتدائی واقفین زندگی میں سے تھا جنہوں نے وقف کی حقیقی روح کو ہمیشہ زندہ رکھا اور وقف کی عملی تصویر بن کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوئے۔

سہتے ہیں جو دنیا کے ستم صبر و رضا سے
پاتے ہیں وفاؤں کا صلہ اپنے خدا سے
کچھ بھی ہو نبھاتے ہیں وہ پیمانِ محبت
لکھتے ہیں وہ روداد الم خون وفا سے

خدا تعالیٰ نے والد صاحب کو تقریباً نصف صدی سے زائد عرصہ تک بیرون پاکستان سلسلہ عالیہ کی خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے یہ تمام عرصہ اپنی فیملی کے بغیر گزارا۔ آپ کی فیملی اس تمام عرصہ میں پاکستان میں قیام پذیر رہی اور یوں ہجر و وصال کے بدلتے موسموں کی دھوپ چھاؤں نے ہماری فیملی پر ان مٹ نقوش چھوڑے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا شمار ان خوش قسمت افراد میں ہے جو ابتدائی واقفین کی اولاد ہیں اور والدین کی قربانیوں کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی زمانہ کے سرد و گرم کا مقابلہ کرنے کا موقع ملا۔ میری والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے نہایت صبر و شکر کے ساتھ وقت گزارا۔ والد صاحب کا بیرون ملک قیام اکثر 7، 8 برسوں پر محیط ہوتا۔ پرائمری میں جو بچے چھوڑ کر جاتے اور واپسی پر کالج/یونیورسٹی تک پہنچ جاتے۔ والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی ازدواجی زندگی کا عرصہ 41 سال پر محیط ہے جس میں سے آپ دونوں کو مختلف وقفوں سے تقریباً 10 سال اکٹھے رہنے کا موقع ملا۔ ایک دفعہ والد صاحب جلسہ سالانہ پر انڈونیشیا کے وفد کے ساتھ پاکستان تشریف لائے تو ہم چاروں بہنوں میں سے کسی کو بھی پہچان نہ پائے اور شروع کے چند دنوں تک تو بار بار ہمیں جلسہ کے لئے آنے والے گھر میں ٹھہرے مہمانوں میں شمار کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات تک کوشش کے باوجود ہم سب بہنوں کی آپ کے ساتھ بہت زیادہ بے تکلفی نہ ہوسکی اور ہمیشہ ایک حجاب مانع رہا۔ آپ طبعاً خاموش مزاج تھے۔ اس لئے 2002ء سے وفات تک آپ میرے پاس رہے مگر جھجک مانع رہی اور آپ اکثر ضروری باتیں لکھ کر کیا کرتے۔

ابتدائی زمانہ میں رابطہ کا نظام حالیہ دنوں جیسا نہ تھا۔ اس لئے والدہ صاحبہ اور والد صاحب کا رابطہ بہت کم رہتا۔ ایک دفعہ آپ انڈونیشیا کے وفد کے ہمراہ جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے تو آپ کے آنے کی خبر آپ کی فیملی کو نہیں تھی۔ والدہ صاحبہ انڈونیشیا کے وفد کی خواتین کے استقبال کے لئے گیسٹ ہاؤس گئیں۔ وہاں والد صاحب کو اچانک دیکھ کر ایسا گھبرائیں کہ ان کو ملنے کی بجائے فوراً گھر لوٹ آئیں۔ شدت جذبات سے بولا نہیں جا رہا تھا اور کہنے لگیں تیاری کرو تمہارے ابا بھی آئے ہیں۔

جب میں ماضی میں گزرے ماہ و سال پہ نظر ڈالتی ہوں تو والد صاحب کی بیرون ملک رہائش کے باعث والدہ صاحبہ کو تن تنہا مختلف مسائل زندگی سے نبرد آزما ہوتے دیکھتی ہوں۔ صبر و وفا کی کامل تصویر بن کر والدہ نے والد صاحب کے وقف کو نبھایا اور کبھی حرف شکایت آپ کے لب پہ نہ آتا۔ ایک دفعہ والدہ صاحبہ نے خاکسارہ کو اپنڈیسائٹس کی تکلیف کی وجہ سے سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروایا ہوا تھا۔ دن کے وقت میرے پاس ہسپتال میں رہتیں اور رات کو ماڑی انڈس ٹرین کے ذریعے ربوہ دوسری بہنوں کے اکیلا ہونے کی وجہ سے ربوہ آجاتیں۔ اس زمانے میں ربوہ ریلوے سٹیشن کے اردگرد ویران جگہ تھی۔ ہمارا بچپن تھا، تو والدہ صاحبہ جوانی کے دور سے گزر رہی تھیں۔ رات کو سٹیشن سے گھر تک پہنچتے ہوئے نہایت خوفزدہ ہوتیں۔ آوارہ کتے گھر تک بعض اوقات پیچھا کرتے۔ چنانچہ والدہ صاحبہ کی وفات 1992ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

’’اس کو وقف کہتے ہیں۔ خاوند نے وقف کیا اور کامل وفا کے ساتھ بیوی نے اپنی زندگی کی ساری جوانی دین کے حضور پیش کردی اور سارے دکھ خود اٹھائے اور خاوند کو بے فکر کر کے دین میں چھوڑ دیا۔‘‘

ہم چاروں بہنوں کی شادیوں کے موقع پر والد صاحب موجود نہیں تھے۔ وقف کی روح کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے ہمیشہ یہ اظہار کرتے کہ دعا کرو میرا وقف احسن طریقے سے نبھایا جائے۔ جماعت سے کبھی کوئی جائز مطالبہ بھی کرنا سخت ناپسند تھا۔ والدہ صاحبہ کی بیماری کے آخری ایام میں ان کو بسلسلہ علاج لاہور لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ اس اظہار پر کہ گاڑی دفتر سے لے لیں آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں اپنے ذاتی کام کے لئے جماعت سے کوئی مطالبہ نہیں کرنا چاہتا۔

مختصر حالات زندگی

میرے والد صاحب 6/اگست 1928ء کو چک نمبر 35 جنوبی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ کو آپ کے نانا حضرت چوہدری مولا بخش صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) کے ذریعہ سے احمدیت کا تعارف حاصل ہوا۔ 1922ء میں آپ کے والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پہ بیعت کی۔ میرے والد صاحب کا تعلق زمیندار طبقے سے تھا اور آپ اپنے والدین کی اکلوتی نرینہ اولاد تھے۔ میرے دادا کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور انہوں نے قادیان میں مربیان کی دیہاتی کلاس پاس کی اور 10 سال تک بطور دیہاتی مربی کام کیا۔ انہوں نے والد صاحب کو 1939ء میں حصول تعلیم کے لئے قادیان بھجوایا۔ آپ وہاں جا کر مدرسہ احمدیہ کی پہلی کلاس میں داخل ہوئے۔ اس وقت مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر حضرت میر محمد اسحاق صاحب تھے۔ 1945ء میں سات کلاس پاس کرلیں۔ 1944ء میں آپ نے وقف کیا اور 1945 میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد تقسیم برصغیر کی وجہ سے والد صاحب جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ساتھ پہلے چند ماہ چنیوٹ پھر احمد نگر اور بعد ازاں ربوہ منتقل ہوئے۔ 1949ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ 1950ء میں میٹرک انگلش کا امتحان پاس کیا۔ ستمبر 1957ء میں آپ کی شادی فاطمہ بیگم صاحبہ بنت حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (قلعہ کالروالا) سے ہوئی۔ ستمبر 1952ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ 1953ء میں وکالت تبشیر میں حاضری دی۔ اور 1954ء کے آخر تک پاسپورٹ اور ضروری امور کی انجام دہی ہوئی۔ 1955ء کے آغاز میں ہی والد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سیرالیون (مغربی افریقہ) بطور مربی بھجوادیا۔ سیرالیون (فری ٹاؤن) میں آپ کا قیام چار سال 1955ء سے 1958ء تک رہا۔ آپ دوران قیام دعوت الی اللہ کا فریضہ اور تعلیم و تربیت کے امور سرانجام دیتے رہے اور سعید روحوں کی جماعت میں داخل ہونے کی مساعی جاری رکھی۔ سیرالیون سے پاکستان واپس آئے اور اپریل 1959ء سے جون 1962ء دفتر وکالت تبشیر میں کام کرتے رہے۔

جولائی 1962ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو مغربی جرمنی بھجوادیا۔ جہاں آپ اپریل 1966ء تک دعوت الی اللہ کے فرائض بطور مربی سرانجام دیتے رہے۔ 4 سالہ قیام کے دوران دو سال آپ ہیمبرگ اور دو سال فرینکفورٹ میں رہے۔ جرمنی کے قیام کے دوران متعدد افراد کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت ملی۔ 1966ء میں آپ کو حج کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ 1966ء میں پاکستان رخصت پر آئے اور اگست 1966ء تا اکتوبر 1969ء ساڑھے تین سال وکالت تبشیر میں کام کرنے کا موقع ملا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو انڈونیشیا بھجوادیا۔ نومبر 1969ء سے ماہ فروری 2002ء، 31 سال آپ کو انڈونیشیا میں بطور مربی، امیر و مربی اور پرنسپل جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے چار بیٹیوں سے نوازا۔ (1) مکرمہ امۃ الحمید فوزیہ صاحبہ (ایم اے عربی) اہلیہ مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ کینیڈا (2) خاکسارہ طیبہ چیمہ (ایسوسی ایٹ پروفیسر فزکس) اہلیہ مکرم تنویر احمد مہار صاحب (ڈائریکٹر ہارٹیکلچر) (3) مکرمہ بشریٰ عارف صاحبہ (ایم اے ایجوکیشن) اہلیہ مکرم کرنل عارف محمود گوندل صاحب (4) مکرمہ ثمینہ ظفر صاحبہ (فارماسسٹ) اہلیہ مکرم ظفر احمد (فارماسسٹ) کینیڈا

آپ کے خدا تعالیٰ کے فضل سے 14 نواسے نواسیاں ہیں۔

دعوت الی اللہ اور خلافت سے وفا کا تعلق

میرے والد صاحب بنیادی طور پر محنتی اور اپنی ذمہ داریوں کو محض خدا تعالیٰ کی خاطر انجام دینے والے تھے۔ مختلف ممالک میں بحیثیت مربی قیام

کے دوران آپ نے دعوت الی اللہ کو کامیاب بنانے کے لئے متعلقہ ممالک کی زبانیں سیکھیں۔ خصوصاً جرمن اور انڈونیشین زبان میں مہارت حاصل کی۔ جرمن زبان جرمن یونیورسٹی سے سیکھی۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ آپ کی اکثر ڈائریوں اور یادداشتوں میں پرانے اولیاء اور مربیان کے طریق دعوت الی اللہ کا ذکر لکھا ملتا ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ان کی زندگی کا محور و مرکز محض دعوت الی اللہ ہی تھا۔ چنانچہ سیرالیون میں بطور مربی آپ نے دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ملک کے متعدد حصوں کا دورہ کیا اور پیغام حق پہنچایا۔ سینکڑوں احباب کو حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کی توفیق ملی۔ ملک سیرالیون میں آپ کا قیام تین سال تک رہا۔

آپ اپنا ایک ہفتہ وار اخبار The Cresent ایک عیسائی پرنٹنگ پریس سے شائع کرواتے تھے۔ ایک دفعہ اس نے انکار کردیا تو ایک احمدی بھائی قاسم صاحب نے ہزاروں پونڈ دئے تا کہ نیا پرنٹنگ پریس خریدا جائے۔ قبول احمدیت سے قبل قاسم صاحب نے اپنے گاؤں باھو باھو کے قریب بہنے والے دریا کو دیکھ کر کہا کہ اگر یہ دریا الٹا بہنا شروع کردے تب بھی میں مہدی پر ایمان نہیں لاؤں گا۔ خدا تعالیٰ اسی طرح سعید روحوں کو احمدیت میں داخل کر کے نافع الناس وجود بناتا ہے۔

مغربی جرمنی میں قیام کے دوران آپ ہیمبرگ اور فرینکفورٹ میں دعوت الی اللہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ افراد جماعت کی تربیت کے ساتھ ساتھ آپ نے غیر از جماعت احباب سے گہرا رابطہ رکھا اور متعدد افراد آپ کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ فرینکفورٹ میں ڈاکٹر کیوس مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ آپ آٹھ زبانوں کے ماہر تھے اور بنیادی طور پر اٹلی سے تعلق رکھتے تھے۔ یعنی اطالوی تھے۔ انہوں نے عربی زبان سیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو ابا جان نے ان کو یسرنا القرآن قاعدہ پڑھایا۔ عربی زبان سکھانے کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ جاری رکھی۔ بالآخر انہوں نے بیعت کر لی اور انہیں اسپرانٹو زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔

جرمنی میں اخبارات میں اجتماعات کے اعلانات کروا کر لوگوں کو جلسوں میں Invite کیا جاتا اور لٹریچر تقسیم کیا جاتا۔ اس طرز دعوت الی اللہ کو والد صاحب نے جاری رکھا اور بہت سی نیک روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔

والد صاحب کو انڈونیشیا میں سب سے لمبا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ 31 سال دو ماہ بحیثیت مربی، بحیثیت امیر و انچارج مشنری اور بحیثیت پرنسپل جامعہ احمدیہ انڈونیشیا میں قیام پذیر رہے۔ اس طویل قیام کے دوران دعوت الی اللہ کے مختلف انداز، بے شمار واقعات، انتظامی امور کی انجام دہی کی راہ میں حائل رکاوٹیں اور مشکلات ابا جان کی ڈائریوں اور یادداشتوں میں مذکور ہیں۔ پھر خدا کے فضل و احسان کی بارشوں کے تذکرے جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر جو لوگ بھی جدوجہد کرتے ہیں خدا ان کی مشکلات کو دور کرتا ہے اور اپنے خاص فضل کا سلوک کرتا ہے۔ ؎

مل جاتی ہے ان لوگوں کو ایمان کی دولت
ہر لمحہ بسر کرتے ہیں جو صدق و صفا سے
رہتی ہیں یوں مولیٰ کی نظر ان پہ ہمیشہ
ہو جاتے ہیں وہ دور ہر اک حرص و ہوا سے

ابا جان کا اوڑھنا بچھونا جماعت تھی۔ خلافت سے آپ کو عشق تھا۔ آپ کے انڈونیشیا قیام کے دوران جماعت نے غیر معمولی ترقیات کی منازل طے کیں۔ چنانچہ مختلف بیوت الذکر کی تعمیر، جماعتی اغراض کے لئے ہالوں (Halls) کی تعمیر، کلینک، ہوسٹل، گیسٹ ہاؤس، لجنہ کے لئے تین منزلہ عمارت، موصیان کے لئے قبرستان کا حصول وغیرہ۔ گویا ایک پورا تربیتی مرکز یعنی تربیتی شہر بسایا۔

الغرض جماعت انڈونیشیا بتدریج ترقی کرتی چلی گئی۔ آپ کے قیام انڈونیشیا کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع یہاں تشریف لائے۔ حضور نے والد صاحب کی گزشتہ مساعی پر خوشنودی کا اظہار کیا اور لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کے بارے میں فرمایا کہ جماعتی ترقی میں لجنہ انڈونیشیا کی مساعی دنیا کی تمام لجنہ سے نمبر (1) پر ہے۔ چنانچہ 3 جون 1982ء کو والد صاحب کے ایک خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

"پیارے برادرم محمود احمد چیمہ!

خلافت احمدیہ سے آپ کی پُر خلوص وفا اور اطاعت کے تعلق کو دیکھ کر میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان نیک جذبات کو قبول فرمائے اور اس عہد بیعت کو آخری سانس تک اصل وفا کے ساتھ نبھانے کی توفیق بخشے۔ (آمین) مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم ذمہ داری کو اپنی رضا کے مطابق نبھانے کی توفیق بخشے۔"

1993ء میں ایک اور خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

اللہ آپ کو جزا دے۔ آپ نے (دعوت الی اللہ) کے میدان میں ایک کامیاب تاریخی دور گزارا۔ اللہ تعالیٰ اس کا بہترین اجر دے اور دونوں جہان کی حسنات سے نوازے۔ اب آپ کی صحت اور عمر زیادہ محنت اور ذمہ داری کے کاموں کی متحمل نہیں، اس لئے آپ جامعہ احمدیہ کے تدریسی فرائض سنبھال لیں۔ اللہ کرے کہ آپ کے فیض سے انڈونیشیا میں بہترین اور اعلیٰ نمونہ کے (مربیان) پیدا ہوں۔ (آمین)

عوام الناس کو دعوت الی اللہ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے مختلف ملکی عہدیداروں اور سیاسی شخصیات کو بھی لٹریچر دیا اور ان سے ملاقات کر کے جماعتی تعارف پیش کیا۔ چنانچہ 1978ء میں وزیر امور مذاہب الحاج عالم شاہ سے 1979ء میں سماٹرا کے گورنر آزدر صاحب، جولائی 1979ء گورنر جکارتہ، نائب صدر انڈونیشیا آدم ملک، گورنر بالی سے ملاقاتیں کیں اور جماعتی تعارف پیش کیا۔ اسی طرح تھائی لینڈ کے وزیر سائنس و ٹیکنالوجی اور انڈونیشیا کے وزیر سائنس 1979ء Dr.Habibi سے بھی ملاقات ہوئی اور ان کو قرآن کا انگریزی ترجمہ و تفسیر کتابی شکل میں پیش کی۔ یوں انڈونیشیا میں جماعت کا سیاسی اور ملکی سطح پر بھی تعارف ہوا۔

انڈونیشیا میں بھی جماعت کو مختلف ادوار میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ مئی 1982ء میں تاسک فلایا میں ایک آتش فشاں نے اپنا لاوہ نکالنا شروع کردیا۔ اس لاوے نے ایک گاؤں کو تباہ کردیا۔ اس گاؤں میں جماعت کی بہت مخالفت تھی۔ ابا جان نے بتایا کہ اس گاؤں میں ہمارے پانچ احمدیوں کو شہید کیا گیا تھا۔ باوجود اس کے جماعت نے اس گاؤں کے لوگوں کی مشکل وقت میں مدد کی اور ان کو عارضی گھر بنا کر دئے۔ یوں افراد جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود کے اس پیغام کو زندہ کیا کہ ؎

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اسی طرح ماہ جون 1980ء مجلس علماء انڈونیشیا نے ہماری جماعت کے خلاف کفر کا فتویٰ شائع کیا۔ جماعت کی مجلس عاملہ نے ان کو لکھا کہ ہم سے تحریری مباحثہ کرلیں۔ وہ نہ مانے۔ وزیر امور مذاہب کو بھی لکھا کہ وہ ثالث بن کر مباحثہ کروا دیں۔ لیکن انہوں نے بھی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ جس پر والد صاحب نے مجلس عاملہ کی مدد سے اس فتویٰ کفر کا جواب طبع کروایا اور صدر سوہارتو اور نائب صدر، وزراء اور علماء کو یہ کتاب بھیجی۔ اکثر افراد نے شکریہ ادا کیا اور کتاب پڑھ کر صدر نے اپنے خطاب میں کہا کہ:

"یہ مناسب نہیں کہ کسی شخص کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی جائے یا کسی کی مذہبی آزادی میں دخل دیا جائے۔"

آپ کے انڈونیشیا میں قیام کے دوران پہلے تاسک ملایا میں اور بعد میں بانڈونگ میں ایک معلم کلاس کا آغاز ہوا۔ اسی کلاس کو تین سالہ کورس میں بدل دیا گیا اور یوں جامعہ احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ 2002ء تک اس میں پانچ کلاسیں اور 80 طالب علم داخل تھے۔ ہر سال فارغ التحصیل ہونے والے طالب علم نہ صرف انڈونیشیا کی دوسو (200) جماعتوں کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں بلکہ سنگاپور، ملائیشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، کموڈیا کی جماعتوں کی تعلیمی و تربیتی ضروریات کو بھی پوری کرتے ہیں۔

والد صاحب نے بطور مربی سنگاپور، ملائیشیا، فلپائن اور تھائی لینڈ کی جماعتوں کے دورے بھی کئے۔

تصانیف، مضامین اور مقابلہ جات

والد صاحب بنیادی طور پر محنتی اور عالمانہ مزاج رکھتے تھے۔ کتب کا مطالعہ کرنا اور تحقیقی امور کی انجام دہی آپ کا مشغلہ تھا۔ چنانچہ آپ نے انڈونیشین زبان میں مندرجہ ذیل موضوعات پر کتب اور پمفلٹ تحریر کئے۔

1۔ تین ضروری مسائل (وفات مسیح، مسئلہ ختم نبوت، صداقت حضرت بانی جماعت احمدیہ) 2۔ امام مہدی کی آمد کی خوشخبری، 3۔ اسراء اور معراج نبیؐ، 4۔ 36 سوالوں کے جواب، 5۔ معجزات امام مہدی 6۔ سیرت المہدی، 7۔ مسئلہ وحی، 8۔ خاتم النبیّین کے معانی، 9۔ دنیا کی عمر، 10۔ خلافت کا قیام، 11۔ سوانح حیات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل، 12۔ سوانح حیات حضرت مصلح موعود، 13۔ سوانح حیات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، 14۔ آخری زمانہ کی دس علامات اور ان کے حوالے سے تفسیر، 15۔ غیر از جماعت کے تذکرہ پر اعتراضات کے جواب بذریعہ خط، 16۔ رسالہ "مینار اسلام" جس میں جماعت کے خلاف تحریر کردہ تین کتب (i) "احمدیت کے راز ظاہر ہوگئے" (ii) "احمدیت کے متعلق تحقیق" (iii) "ھندہ القادیانیہ کا جواب" آپ نے انڈونیشین زبان میں تحریر کیا۔

انڈونیشیا جماعت سے پیار کا تعلق

والد صاحب نے اپنی زندگی کا بہت سا حصہ انڈونیشیا میں گزارا۔ آپ وہاں کے نیشنل بن چکے تھے۔ انڈونیشین زبان پر آپ کو مکمل عبور تھا۔ والد صاحب انڈونیشین قوم سے بہت پیار کرتے تھے۔ انڈونیشین لوگوں کے بارے میں والد صاحب کی یہ رائے تھی کہ وہ بہت مخلص، با اخلاق، مہمان نواز اور پیار کرنے والے ہیں۔ والد صاحب کو جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ انڈونیشین جماعت بھی آپ سے بے حد پیار کرتی تھی۔ والد صاحب کے انڈونیشیا قیام کے دوران بھی اگر کوئی انڈونیشیا جماعت سے احمدی مرد، خواتین اور بچے پاکستان آتے اور ہم سے ملاقات ہوتی تو والد صاحب کے ذکر پر ان کی آنکھوں میں خوشی اور پیار کی جھلک ملتی اور والد صاحب کو "بابا" کہتے ہوئے ان کی آواز بھرا جاتی۔ جب والد صاحب جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے اور پاکستان

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

تحریک جدید کے اغراض و مقاصد

ساری دنیا کو دین کے پُرامن جھنڈے تلے لا کر بھائی بھائی بنانا ہے

ہر تحریک اور تنظیم بعض خاص مقاصد کے لئے شروع کی جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ تحریک ایک الٰہی تحریک ہو تو اس کے اجراء کے مقاصد بھی الٰہی ہوتے ہیں۔ چونکہ تحریک جدید ایک الٰہی تحریک ہے جس کا خمیر دینی تعلیمات سے گوندا گیا ہے۔ اس لئے اس کے اغراض و مقاصد بھی خالصتاً روحانی اور دینی تمدن کے قیام کے لئے ہیں۔ ان عظیم مقاصد میں سے چند ایک کا ذکر اس مضمون میں کیا جا رہا ہے۔

تعلیم و تربیت

الٰہی جماعتوں کے روشن مستقبل کے لئے احباب جماعت کی تعلیم و تربیت ایک بنیادی تقاضا ہے جس کے حصول کے لئے معلمین اخلاق اور اساتذہ کی تیاری ضروری ہے۔ اس غرض سے انجمن تحریک جدید اپنے دائرہ کار میں مختلف براعظموں کے کئی ملکوں میں روحانی اساتذہ کو تیار کرنے کے لئے جامعات جاری کئے ہوئے ہے۔ جن کے فارغ التحصیل علماء دنیا بھر میں نور کی شمعیں روشن کر رہے ہیں۔ دنیاوی تعلیم کی ترویج کے لئے اسی انجمن کے تحت بہت سے پس ماندہ ملکوں اور علاقوں میں نرسری سکولوں سے لے کر ٹیچرز ٹریننگ کالج تک کے سینکڑوں ادارہ جات بلاتفریق مذہب و ملت اہل وطن کے لئے علم و عرفان کے در کھول رہے ہیں۔ جن سے فارغ التحصیل ہونے والے اپنے اپنے ملکوں کے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

واقفین کی تیاری

تعلیم و تربیت کے کاموں کو وسیع کرنے کے لئے ہی حضرت مصلح موعود نے مستقل وقف کے لئے اہل علم کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا:

’’میں تحریک جدید کے دور ثانی میں مستقل کام کی داغ بیل ڈالنے کے لئے مالی تحریک کے علاوہ کہ وہ بھی مستقل ہے۔ ایک مستقل جماعت واقفین کی تیار کر رہا ہوں۔ اس دور میں کام کی اہمیت کے پیش نظر میں نے یہ شرط عائد کر دی ہے کہ صرف وہی نوجوان لئے جائیں گے جو یا تو گریجوایٹ ہوں یا مولوی فاضل ہوں اور جو نہ گریجوایٹ ہوں اور نہ مولوی فاضل، انہیں نہیں لیا جائے گا۔ کیونکہ ان لوگوں نے علمی کام کرنے ہیں اور اس کے لئے یا تو دینی علم کی ضرورت ہے یا دنیوی علم کی۔ میں تحریک کر دیتا ہوں کہ جو نوجوان گریجوایٹ ہوں یا مولوی فاضل، وہ اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کرنے کے ارادہ سے میرے سامنے اپنے نام پیش کریں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو بھی گریجوایٹ یا مولوی فاضل ہوگا اسے ہم بہر حال لے لیں گے۔ کیونکہ انتخاب ہماری مرضی پر ہے، ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ کس قسم کے ہیں اور آیا جو کام ہمارے مدنظر ہے اسے وہ خوش اسلوبی سے سر انجام دے سکتے ہیں یا نہیں۔ غرض تمام باتیں دیکھنی پڑیں گی اور اس طرح انتخاب کا معاملہ کلیۃً ہماری مرضی پر منحصر ہوگا لیکن لئے وہی جائیں گے جو یا تو گریجوایٹ ہوں یا مولوی فاضل ہوں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی لئے جاسکیں گے جو دوسرے فنون کے گریجوایٹ ہوں مثلاً ایک ڈاکٹر ہے وہ خواہ بی۔اے نہ ہو اسے گریجوایٹ ہی سمجھا جائے گا۔ میرا منشاء یہ ہے کہ ان میں سے بعض کو مرکز کے علاوہ باہر بھجوا کر اعلیٰ تعلیم دلوائی جائے اور علمی اور عملی لحاظ سے اس پایہ کے نوجوان پیدا کئے جائیں جو (-) تعلیم اور تربیت کے کام میں دنیا کے بہترین نوجوانوں کا مقابلہ کر سکیں بلکہ ان سے فائق ہوں۔ صرف انہیں مذہبی تعلیم ہی دینا میرے مدنظر نہیں بلکہ میرا منشاء ہے کہ انہیں ہر قسم کی دنیوی معلومات بہم پہنچائی جائیں اور دنیا کے تمام علوم انہیں سکھائے جائیں تاکہ دنیا کے ہر کام کو سنبھالنے کی اہلیت ان کے اندر پیدا ہو جائے‘‘۔

(خطبہ جمعہ 18 نومبر 1938ء۔ تحریک جدید، ایک الٰہی تحریک جلد اول ص614 تا616)

دعوت و تبشیر

تحریک جدید کے قیام کا وہی مقصد ہے جو جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ لائے گئے آخری روحانی و دائمی پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا جائے۔ جس کے لئے مبشرین کی تیاری اور کُل عالم میں روانگی، قرآن و حدیث، حضرت امام الزمان اور آپ کے خلفاء کی کتب و خطبات و خطابات کے مختلف زبانوں میں تراجم، موجودہ زمانہ میں پیدا ہونے والے مسائل کے حل کے لئے لٹریچر کی تیاری اور اشاعت جیسے عظیم الشان کام اسی ادارہ کے تحت سر انجام پا رہے ہیں۔ ساری دنیا میں خدا کے گھروں کی تعمیر اور ان کی آبادکاری بھی اسی تحریک کے پروگرام کا حصہ ہے جس پر ایک تسلسل کے ساتھ عمل جاری ہے اور اس شجرہ طیبہ کے شیریں ثمرات کی حلاوت مختلف رنگ و نسل اور ملل کے لوگ محسوس کر رہے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے واضح کرتے ہوئے فرمایا:

’’حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے۔ تحریک جدید کے ذمہ یہ کام ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے (-) کو ساری دنیا میں غالب کرے گا، یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے۔ کیونکہ سارے ایک ہی جان ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ 24/اکتوبر 1969ء۔ تحریک جدید، ایک الٰہی تحریک جلد چہارم صفحہ 433)

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے میرے اہل وفا ست کبھی گام نہ ہو

احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

حضرت اقدس مسیح موعود احیاءِ و تجدید دین اور قیام شریعت کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔ اسی مقصد کی مضبوطی اور اشاعت تحریک جدید کے مقاصد میں شامل ہے۔ پس بدعات اور گرد و غبار کو صاف کرنا اور دین حق کا حقیقی نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’پس جب اس تحریک کا بھی، جو شروع کی گئی ہے، واحد مقصد (-) کا قیام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت ہے تو اس کے لئے جماعت جتنی بھی جدوجہد کرے تھوڑی ہے۔ ہمارا پہلے دور کو کامیاب بنانا ایسا ہی تھا جیسا کہ جب کوئی شخص کسی جگہ کوئی عمارت تیار کرنا چاہے اور اس جگہ کوئی کھنڈر ہو تو اس کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ اسے صاف کرے، وہ اینٹیں یا ملبہ جو وہاں پڑا ہوا ہے وہاں سے ہٹا دے یا وہ بوسیدہ خراب اور کمزور دیواریں جو وہاں کھڑی ہوں ان کو توڑ کر گرا دے تا نئی عمارت کے لئے جگہ صاف ہو سکے۔

تحریک جدید کے پہلے دور کی غرض یہ تھی کہ دشمنان احمدیت کے حملہ کو توڑا جائے جو انہوں نے احمدیت کو تباہ کرنے کی نیت سے کیا تھا۔ مگر صرف میدان کو صاف کر لینا کوئی بڑی چیز نہیں جب میدان صاف ہو جائے تو اصل غرض اس پر عمارت کا قیام ہوتا ہے۔ سو اگر ہم صرف پرانی عمارت کو صاف کر کے اس کی جگہ نئی کے قیام سے غافل رہتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا‘‘۔

(خطبہ جمعہ 11 نومبر 1938ء تحریک جدید، ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 585)

ہر ملک میں دین حق کے علمبردار پیدا کرنا

بدعات و بے راہ روی کی عادات کی اصلاح اور نظام نو کے قیام کے لئے دنیا کے ہر ملک میں دین حق کے نمائندہ اور علمبردار کو تعینات کرنا تحریک جدید کے مقاصد میں شامل ہے۔ جس کی بنا پر ساری دنیا میں نور کی شمعیں روشن رہیں گی اور دیئے سے دیا جل کر تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود تحریک جدید کی اس غرض اور ملک ملک میں نمائندگان کے تقرر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تحریک جدید کی غرض یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے تو ہم ساری دنیا میں (-) کی طرف سے مقابلہ کرنے والے پہلوان کھڑے کر دیں۔ چاہے ایک کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو، چاہے دو کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو، چاہے تین کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو، چاہے چار کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو، چاہے پانچ کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو اور چاہے دس کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو بلکہ خواہ ساری دنیا ایک طرف ہو اور دوسری طرف وہ اکیلا کمزور اور ناتواں انسان ہو جس کے کپڑے بھی پھٹے پرانے ہوں، جس کو اپنے رہنے کے لئے مکان تک میسر نہ ہو اور کھانے کے لئے پیٹ بھر کر روٹی نہ ملتی ہو مگر وہ اپنی ناتواں اور کمزور آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نعرہ بلند کر رہا ہو۔ جس دن ہم یہ کام کر لیں گے۔ اس دن ہم یہ سمجھیں گے کہ ہمارے کام کا آغاز ہوا۔ نہ سہی حکومتیں، نہ سہی سلطنتیں، نہ سہی کثرت تعداد، نہ سہی شان و شوکت، نہ سہی وہ لٹریچر جو سارے ملک میں پھیل جائے اور تعلیم یافتہ طبقہ کو (-) کی خوبیوں کا گرویدہ کر دے، نہ سہی بلند و بالا چوٹیوں پر لہرانے والا جھنڈا، اگر کم ہر ملک میں ایک دھجی تو ہو جو ہوا میں لہرا رہی ہو اور لوگوں کو یہ بتا رہی ہو کہ (-) مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ مگر ہم نے تو ابھی یہ بھی نہیں کیا حالانکہ تحریک جدید کا پہلا مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر ملک میں کم از کم ایک آدمی ایسا کھڑا کر دیں جو (-) کے جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھے اور اس کے پھریرے کو ہوا میں لہراتا رہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 1939ء۔ تحریک جدید، ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 710,709)

مقامی باشندوں کی تیاری

پھر تحریک جدید کا یہ بھی مقصد ہے کہ مختلف ملکوں میں بھجوائے گئے یہ نمائندگان مقامی باشندوں کو تیار کریں، انہیں پورا نظام سمجھائیں تا وہ اپنی

اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالتے ہوئے خود ہی اپنی اقوام کے ائمہ وسردار بن جائیں۔جس سے یقیناً تحریک جدید کی طاقت میں اضافہ ہوگا اور دین حق کا نفوذ بڑھے گا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مقصد بھی بتدریج وباحسن پورا ہورہا ہے۔چنانچہ حضرت مصلح موعود اس تیاری اور مقصد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہمارا دوسرا قدم یہ ہوگا کہ ان ممالک میں صرف (-) کا پھریرا ہی نہ لہرائے بلکہ ان ممالک کے باشندوں میں سے کچھ ایسے لوگ پیدا کریں جو (-) کے جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیں بلکہ ہمیشہ اسے مضبوطی سے تھامے رکھیں۔جاپان میں ایک ہندوستانی (-) جھنڈے کو نہ لہرا رہا ہو بلکہ جاپانی (-) جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے ہوں۔اسی طرح انگلستان، امریکہ، فرانس، جرمن، سویڈن، ناروے، فن لینڈ، ہنگری، سپین، پرتگال اور دیگر ممالک میں ہندوستانی (-) جھنڈا نہ لہرا رہے ہوں بلکہ خود ان ممالک کے بعض باشندے (-) جھنڈا لے کر کھڑے ہوئے ہوں، چاہے وہ تعداد میں کتنے ہی تھوڑے ہوں اور چاہے وہ کتنے ہی کمزور اور ناتواں ہوں۔یہ ہمارا دوسرا مقصد ہے جو تحریک جدید کے ماتحت ہمارے سامنے ہے۔غرض ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے، فتح بہت دور ہے اور منزل بہت بعید ہے، بزدل اس لمبی مسافت سے گھبراتا اور قربانیوں سے جی چراتا ہے مگر بہادر انسان جانتا ہے کہ میرا یہ کام نہیں میں دیکھوں کہ مجھے فتح حاصل ہوتی ہے یا نہیں بلکہ میرا یہ کام ہے کہ جب تک میری زبان چلتی رہے، میں بولتا چلا جاؤں اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے دین کی اشاعت زمین پر کرتا رہوں''۔

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 1939ء۔تحریک جدید،ایک الٰہی تحریک جلداول صفحہ 710)

دینی تمدن کا قیام

انجمن تحریک جدید کا ایک بڑا مقصد ساری دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پرامن جھنڈے تلے لاکر بھائی بھائی بنانا ہے اور آپ کے قائم کردہ تمدن کا حصہ بنا کر ان میں یک رنگی پیدا کرنی ہے۔چنانچہ تحریک جدید کی غرض بیان کرتے ہوئے خود حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''میری اصل غرض یہ ہے کہ ہم دنیا میں اس (دینی) تمدن کو پھر قائم کریں جو محمد ﷺ نے قائم کیا۔یہ مستقل غرض ہے اور وہ عارضی ہے ہم جب تک اس مستقل غرض کو قائم نہیں کر دیتے اس وقت تک یقیناً ہم (-) کی روح کو قائم نہیں کر سکتے''۔

(خطبہ جمعہ 18 دسمبر 1936ء۔تحریک جدید،ایک الٰہی تحریک جلداول صفحہ 348)

مساوات کا قیام

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو برابر حقوق عطا کئے ہیں اور مساوات پر زور دیا ہے۔نماز میں ایک ہی صف میں بلا امتیاز کھڑے ہونا اس کی بہترین مثال ہے۔تحریکِ جدید کا بھی ایک مقصد انسانوں کے درمیان کی درجہ بندی ختم کر کے مساوات کا قیام ہے۔تاکہ سب لوگ انسانیت اور آدمیت کی ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں۔چنانچہ حضرت مصلح موعود تحریک جدید کی اس غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس تحریک سے میری غرض یہ ہے کہ دو آدمیوں میں جو فرق ہے یعنی ایک اپنے آپ کو آدمی سمجھتا ہے اور دوسرا فرعون، اسے مٹا دیا جائے اور دونوں ہی آدمی بن جائیں۔حضرت خلیفہ اوّل کا ایک لطیفہ مجھے یاد ہے، آپ کے پاس بعض شاگرد بھی بیٹھے رہتے تھے اور شاگردوں میں سے بھی بعض اپنے آپ کو بڑا سمجھ لیا کرتے ہیں۔بعض اوقات آپ کسی مریض کو دوا لگانے کے لئے فرماتے کہ کوئی تنکا وغیرہ لاؤ یا کوئی اور کام بتاتے، تو بعض دفعہ اگر وہی شاگرد موجود ہوتے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے تو وہ بیٹھے رہتے اور آپ جب پھر دریافت فرماتے کہ فلاں چیز ابھی آئی ہے یا نہیں؟ تو وہ کہہ دیتے حضور! کوئی آدمی آتا ہے تو منگوا لیتے ہیں۔اس پر آپ فرماتے کہ تھوڑی دیر کے لئے آپ ہی آدمی بن جائیں۔تو زندگی کے سادہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ آدمی آدمی نہیں رہے بلکہ بعض آدمیت سے نکل گئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ سارے ہی آدمی بن جائیں۔اس لئے یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے گی ورنہ مذہب اپنی اصل شکل پر قائم نہیں رہ سکتا''۔

(خطبہ جمعہ 9/اکتوبر 1936ء۔تحریک جدید،ایک الٰہی تحریک جلداول صفحہ 335,334)

آگے بڑھو

بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر تم نے دیانتداری سے احمدیت کو قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔زمین اور آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں خدا تعالیٰ اور دین حق کے لئے کہہ رہا ہوں، محمد ﷺ کے لئے کہہ رہا ہوں، اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔تم آگے بڑھو اور اپنا تن اور اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے قربان کردو''۔

(تقریر جلسہ تحریک جدید 31 جولائی 1938ء۔تحریک جدید،ایک الٰہی تحریک جلداول صفحہ 570)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

غزل

خمارِ بادۂ ہستی کہیں مغرور نہ کر دے
فریب رنگ و بُو دنیا خدا سے دُور نہ کر دے

خدا کا قرب پانے کا جوانی کا زمانہ ہے
فرشتہ موت اے سالک کہیں مغفور نہ کر دے

یہ باغی نفسِ امارہ ہے پاپوں سے بھرا پیکر
یہ انساں کو گناہوں پر کہیں مجبور نہ کر دے

اِدھر ہے مُورتی پوجا اُدھر کٹّر پرستی ہے
بچھا دجال کا پھندہ کہیں محصور نہ کر دے

کہیں آقا پرستی ہے کہیں موقع پرستی ہے
تیری چشمِ عقیدت کو کہیں بے نور نہ کر دے

خدا کو چھوڑ کر عاقل یہ دنیا اک فسانہ ہے
یہ پتھر فلسفے کا تجھ کو چکنا چُور نہ کر دے

خورشید احمد پربھاکر قادیان

بقیہ صفحہ 4 محترم محمود احمد چیمہ صاحب

واپس آنے لگے تو جامعہ کے طالب علموں کی دو بسیں بھر کر آپ کو الوداع کہنے آئیں۔آپ کے پاکستان میں قیام کے دوران انڈونیشیا سے بہت لوگوں کے خطوط آتے۔جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے طالب علموں کے محبت سے بھرے، یادوں میں ڈوبے 80 کے قریب خطوط ہیں۔ان خطوط میں والد صاحب سے والہانہ محبت کا اظہار طالب علموں نے اپنی شکستہ اردو میں کیا ہے۔نمونے کے لئے خط کا حصہ درج کرتی ہوں۔بودی رحمان صاحب لکھتے ہیں:

''مولانا ایک بڑا سادہ شخص ہے۔آپ سادہ زندگی آپ بے فائدہ کام کرنے کی بجائے اپنے سارے وقت مطالعہ کرنے کے لئے ہمیشہ استعمال کرتے ہیں۔آپ کے منہ سے بے فائدہ بات کبھی نہیں نکلتی۔آپ کے منہ سے ہمیشہ علم ونصائح نکلتے ہیں''کہ تم غافل بات چھوڑ دو اپنے وقت ضائع نہ کرو ہمیشہ قرآن پڑھو'' مجھے یقین ہے کہ اگر ہم ان نصائح پر عمل کرتے تو کامیاب ہوتے''۔

اطلاعات واعلانات

مستحق طلباء کی امداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔''

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں مجھے بتائیں انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

''طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2007ء)

پس آیئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے جون 2010ء تک 6ہزار 485 طلباء و طالبات کو وظائف اور 338 طلباء وطالبات کو کتب مہیا کی گئیں۔

یہ شعبہ مخیرّ احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات 5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری: 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول: 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات: ایک سے 3 لاکھ روپے تک سالانہ

سینکڑوں طلبہ جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

PH:0092 47 6212473

Mob:0092 332 7079462

0092 333 6707153

E-Mail:ntaleem@gmail.com

URL:www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم گلزار احمد نگری صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 161 مراد ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 24 مارچ 2012ء کو خدا تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹی عطا کی ہے۔ بچی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام نائلہ گلزار عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالح، دین کی خدمت گزار اور والدین کی فرمانبردار بنائے۔ آمین

ضرورت پلمبر

نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ کو پلمبنگ کے کام کیلئے ایک محنتی کارکن کی ضرورت ہے جسے کام کا تجربہ ہو اور باقاعدہ ڈپلومہ حاصل کیا ہوا ہو۔ درخواست دینے والے احباب F.A پاس ہوں۔ ایسے خواہشمند جو سلسلے کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواست مع تصدیق امیر صاحب یا صدر صاحب جلد از جلد دفتر جائیداد میں خاکسار سے مل لیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

آغاز سوئمنگ پول

سوئمنگ پول ربوہ اس سیزن کیلئے مورخہ 15/اپریل 2012ء کو بعد نماز عصر کھلے گا۔ انصار، خدام، اطفال اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ ممبر شپ کارڈ کے بغیر سوئمنگ کرنے والے خدام، اطفال کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ وہ تجدید کارڈ یا سپورٹس کارڈ ہمراہ لائیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

25/اپریل 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
1:55 am	گفتگو پروگرام
2:30 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
3:00 am	سیرت النبی ﷺ
3:55 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	مجلس انصاراللہ یوکے اجتماع 2008ء
7:20 am	عربی سیکھئے
7:50 am	سفید بادلوں کی سرزمین
8:25 am	گفتگو پروگرام
9:05 am	مجلس انصاراللہ یوکے اجتماع
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2008ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال وجواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:15 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جولائی 2006ء
6:45 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	فقہی مسائل
8:20 pm	کڈز ٹائم
8:50 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
10:20 pm	الترتیل
10:55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع

26/اپریل 2012ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:05 am	الترتیل
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جولائی 2006ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:10 am	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
7:10 am	فقہی مسائل
7:40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	دورہ حضور انور
1:05 pm	Baecon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	پشتو سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	دورہ حضور انور

خورشید ہیئر آئل
بالوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
نور آملہ
سکری و خشکی کو ختم کرتا ہے بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

عجائبات عالم

ایفل ٹاور

فرانس کے صنعتی استحکام کی پہچان

ایفل ٹاور ایک ایسا تعمیراتی عجوبہ اور شاہکار ہے جو پوری دنیا میں فرانس کی پہچان بن چکا ہے۔ فولاد کے ذریعے تیار ہونے والے اس انقلابی ڈھانچے پر 7 ہزار ٹن سٹیل استعمال ہوا۔ آسمان کو چھوتے ہوئے اس شاہکار کا شمار کرہ ارض کے بہترین تعمیراتی معجزوں میں ہوتا ہے۔

اس عظیم الشان مینار کی تاریخ کچھ یوں ہے کہ 14 جولائی 1889ء کو پیرس میں انقلاب فرانس کی پہلی صد سالہ سالگرہ کے موقع پر ایک عظیم الشان صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جانا تھا۔ اس نمائش کے منتظمین نے نمائش کو یادگار بنانے کی بہت سی تجاویز پر غور کیا۔ اس کو یادگار ایک ہی طریقے سے بنایا جا سکتا تھا اور وہ طریقہ تھا تعمیر کا۔ وزیر صنعت کو اس منصوبے کیلئے 86 لاکھ ڈالر کی رقم مل گئی۔ اس بجٹ کے اندر انہوں نے 1000 فٹ اونچے ٹاور کی تعمیر کا منصوبہ بنایا جو فرانس کے صنعتی استحکام کی پہچان بن سکے۔

1886ء میں کورائے نے ماہرین تعمیرات کو ٹاور کیلئے اپنے منصوبے جمع کرانے کی دعوت دی۔ اس کے جواب میں 100 سے زائد تجاویز موصول ہوئیں۔ ان میں الیگزنڈر گستاف ایفل کا ڈیزائن پہلے نمبر پر رہا۔ ایفل اس سے پہلے امریکہ کو پیش کئے جانے والے مشہور آزادی کا مجسمہ، کئی پل اور چھتیں تعمیر کر چکا تھا۔

ایفل نے کیمپا دی مارس کے مقام پر فولاد کے 1000 فٹ بلند ٹاور کی تعمیر کا منصوبہ پیش کیا تھا۔ یکم جولائی 1887ء کو کنکریٹ کی بنیاد کے ساتھ اس کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ بنیاد میں ٹاور کو سہارا دینے کیلئے 26 فٹ طویل اور چار انچ قطر کے بولٹ لگائے گئے۔ مکمل ڈھانچہ فولاد کے 18 ہزار 38 حصوں کو جوڑ کر تیار کیا جانا تھا۔ ان کی تیاری کیلئے 100 لوگ روزانہ 18 گھنٹے کام کرتے رہے۔

28 جنوری 1887ء کو مینار کی بنیادیں اور یکم جولائی 1887ء کو بنیادوں کے اوپر کام شروع کر دیا گیا تھا اور چھ ماہ میں یہ مینار اپنی پہلی منزل تک پہنچ گیا۔ اس عظیم الشان ڈھانچے کی تکمیل میں دو سال صرف ہوئے اور اپریل 1888ء میں پہلی منزل اور پلیٹ فارم اور اگست 1888ء میں دوسری منزل مکمل ہوگئی 31 مارچ 1889ء کو یہ ٹاور اپنی انتہائی بلندی 302 میٹر (984 فٹ) تک پہنچ گیا اور یوں دو سال دو ماہ کی تعمیر کے بعد یہ مینار مکمل ہو گیا۔ یہ ٹاور اپنی تعمیر کے وقت دنیا کی طویل ترین عمارت تھا اور اگلے 41 برس تک اسے یہ اعزاز حاصل رہا۔

ایفل ٹاور کے تین پلیٹ فارم ہیں۔ پہلا 186 فٹ بلند اور دوسرا 377 فٹ بلند اور تیسرا بالائی پلیٹ فارم 890 فٹ کی بلندی پر ہے اس پلیٹ فارم پر صرف لفٹ کے ذریعے جایا جا سکتا ہے۔ چوٹی پر 50 لوگوں کی گنجائش موجود ہے۔ تیز ہوا سے یہ ٹاور 12 سینٹی میٹر تک جھولتا ہے۔ جبکہ سورج کی تمازت ٹاور کو 17 سینٹی میٹر تک پھیلا دیتی ہے۔ ایفل ٹاور کا وزن 7 ہزار ٹن ہے۔ مجموعی طور پر 1792 سیڑھیاں ہیں اور اس کی چوٹی سے 75 کلومیٹر دور تک کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ 1909ء میں اس ٹاور کی چوٹی پر 66 فٹ بلند ایک ریڈیو انٹینا اور 1953ء میں ایک ٹیلی ویژن انٹینا نصب کیا گیا۔

ایفل ٹاور کو پورا پینٹ کرنے کیلئے 50 ٹن پینٹ کی ضرورت پڑتی ہے اور اسے ہر 5 سے 7 سال بعد پینٹ کیا جاتا ہے۔ تعمیر کے بعد اب تک اسے 17 مرتبہ پینٹ کیا جا چکا ہے اور اس پر 850 ٹن پینٹ صرف ہو چکا ہے۔ اسے پینٹ کرنے کیلئے 25 پینٹروں کو سال بھر کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کام میں 1500 برش اور رگڑائی کیلئے ریت کی 5 ہزار ڈسکیں استعمال ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ کام کرنے والوں کیلئے 1500 جوڑے کپڑوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

ایفل ٹاور کو دو آرائشی لائٹ بیمز سے مزین کیا گیا ہے جنہیں 80 کلومیٹر دور سے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ کمپیوٹر پروگرامز کے ذریعے خودکار انداز میں آپریٹ ہوتی ہیں۔ اس کیلئے 1200 گھنٹے تک چلنے والے 6 ہزار واٹ کے زینون (Xemon) لیمپوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ایفل ٹاور سے دنیا کے تمام دارالحکومتوں کا ہوائی فاصلہ اور سمت ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ٹاور سے اسلام آباد کا ہوائی فاصلہ 5968 کلومیٹر ہے۔

خبریں

100 یونٹ تک والے گھریلو صارفین کیلئے بجلی 3.40 روپے فی یونٹ سستی

وفاقی حکومت نے 100 یونٹ تک استعمال کرنے والے گھریلو صارفین کیلئے بجلی 3.40 روپے فی یونٹ سستی کر دی ہے۔ وزارت پانی و بجلی کو باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا جس کا اطلاق آئندہ ماہ کے بلوں میں ہوگا۔ یہ ریلیف کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی سمیت ملک بھر کے گھریلو صارفین کو ملے گا۔

فارماسوٹیکل کمپنیوں نے ادویات 125 فیصد تک مہنگی کر دیں

فارماسوٹیکل کمپنیوں نے ادویات کی قیمتوں میں 25 سے 125 فیصد تک اضافہ کر دیا مارکیٹ سے جان بچانے والی اور دیگر ادویات سمیت عام ادویات غائب ہوگئیں۔ جس سے مریضوں اور غریب عوام کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا۔

پارلیمنٹ میں سلامتی کمیٹی کی سفارشات متفقہ طور پر منظور

پارلیمنٹ میں خارجہ پالیسی اور امریکہ و نیٹو کے ساتھ مستقبل کے تعلقات کے رہنما اصول وضع کرنے کیلئے قومی سلامتی کمیٹی کی 14 سفارشات کی اتفاق رائے سے منظوری دے دی ہے۔ سفارشات میں ڈرون حملوں کو فوری بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، نیٹو سپلائی کھولنے یا منقطع رکھنے کا معاملہ حکومت پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

شفاف انتخابات الیکشن کمیشن نے کرانے ہیں

سپریم کورٹ نے صدر مملکت کے دستخط کے ساتھ شفاف الیکشن کے انعقاد کے قواعد وضوابط اور عام انتخابات میں ووٹوں کے کم ٹرن آؤٹ والے 108 حلقوں کی تفصیلات طلب کر لی ہیں۔ جبکہ عدالت نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ ملک میں زیر التوا بلدیاتی انتخابات سے متعلق الیکشن شیڈول بھی 30 اپریل کو عدالت میں پیش کیا جائے۔ دوران سماعت ریمارکس دیتے ہوئے چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا کہ الیکشن کمیشن شفاف الیکشن کرائے حکومت کی توجہ کہیں اور ہے۔

روشنیوں سے جگمگاتی دلچسپ گاڑی متعارف کرا دی گئی

روشنیوں سے سجے گھر اور عمارتیں تو آپ نے دیکھی ہوں گی لیکن ایسی جگمگاتی گاڑی شاید آپ نے نہ دیکھی ہو، ایک ایسی گاڑی کو اس منفرد انداز میں روشنیوں سے سجایا گیا ہے کہ جب یہ ایک ساتھ جلتی بجھتی ہیں تو یہ گاڑی ایک نہایت خوبصورت منظر پیش کرتی ہے گاڑی کے اگلے حصے اور پہیوں پر کی جانے والی منفرد لائٹنگ کے باعث رکے ہوئے ہونے کی صورت میں بھی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ مستقل حرکت کر رہی ہو۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 14/اپریل	
طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38

حب جدوار
ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

FR-10

آپ کی خدمت میں کوشاں
HOMEOPATHICALLY YOUR
FINE & THE BEST
FB
معیاری ہومیوپیتھی کی پہچان
The Homoeopathic
WORLD
SCHWABE
Lehning
Masood
since 1922
ہومیوپیتھی کی دنیا
ادویات ● کتب ● گولیاں
ڈراپر ● شیشیاں ● متعلقہ سامان
فون نمبر: 047-6212750 Mob: 0300-7705078
Email:fbhomoe@hotmail.com
سراج مارکیٹ آف اقصیٰ روڈ ربوہ (نزد عامر کلر لیب)

ھوالشافی
FINE & THE BEST
FB
معیاری ہومیوپیتھی کی پہچان
Centre For
Chronic Diseases
یہاں تمام پرانی اور پیچیدہ بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے
سنٹر کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
زیر نگرانی: سکوارڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط قمر ہومیوفزیشن
فون نمبر: Mob: 0300-7705078
Email:fbhomoe@hotmail.com
نوٹ: یہاں مشورہ فیس لی جاتی ہے